

وہ جب تک روشن رہے گی۔ گپھلتی جائے گی۔ اس جان گھلا دینے والے غم کا علاج غمخوار نہیں کر سکتے۔ علاج یہ ہے کہ شمع بجھا دی جائے۔ شمع بجھ جائے گی تو محفل ہی باقی نہیں رہے گی۔

اس شعر میں ایک حقیقت یہ بیان کی ہے کہ ہر شے کا وجود کسی نہ کسی مقصد کے لیے ہے۔ شمع کے وجود کا مقصد یہ ہے کہ محفل میں روشنی کرے۔ روشنی ہوگی تو وہ گپھلے گی اور غمخواروں کی ہمدردی اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی، کیونکہ اسے مقصد سے ہٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ہستی ختم ہو جائے۔ اسی طرح کائنات کا ہر وجود قدرت کا مقرر کیا ہوا مقصد پورا کر رہا ہے اور تکمیل مقصد کے جو لوازم ہیں، ان سے وہ بچ نہیں سکتا۔

ہو گئی ہے غیر کی شیریں بیانی کا رگر  
عشق کا اُس کو گماں ہم بے زباؤں پر نہیں  
۱۔ شرح : غیر کی خوش بیانی  
اور چکنی چہڑی باقیں محبوب کے  
دل پر اثر کر گئی ہیں اور اس نے  
غیر کو اپنا سچا عاشق سمجھ لیا ہے۔ ہم اپنے بارے میں کچھ کہنے سے اتنا پرہیز کر رہے ہیں کہ کہنا  
چاہیے، ہم بے زبان ہیں۔ ہم واقعی اس کے سچے عاشق ہیں، لیکن ہم پر اسے عشق کا گمان  
تک نہیں۔

اس شعر میں یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ بسا اوقات انسان ظاہری نمود و نمائش کا  
اثر قبول کر لیتا ہے اور وہ حقیقت تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس وجہ سے منافق  
درجہ اعتبار حاصل کر لیتے ہیں، کیونکہ وہ اپنے متعلق بے تکلف لیے چوڑے دعوے کرتے رہتے  
ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ مخلص ہیں اور خلوص کی بنا پر زبانی دعووں کو کوئی وقعت نہیں  
دیتے، وہ محروم رہ جاتے ہیں۔ زندگی کے ہر دائرے میں اس صورت حال کی بے شمار  
مثالیں موجود ہیں۔